سوال

(475) بطور ضمانت رقم وصول کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ڈیرے پرنا معلوم افراد نے فائرنگ کی، ہمیں جن لوگوں پر شبہ تھا، سراغ رسانی کے کتوں کے ذریعے ان پر الزام صحیح ثابت ہوا۔ جبکہ انہوں نے صحت جرم سے انکار کردیا۔ برادری کے کچھ آدمی ان کی صفائی دینے کےلئے تیار ہوئے ۔ ہم نے ان سے دس آدمیوں کا انتخاب کیا اور دولاکھ روپیہ بطور ضمانت رکھ لیا کہ اگر ان میں سے ایک آدمی بھی منحرف ہو تو زر ضمانت کو ضبط کرلیا جائے گا۔ اس معاملہ کی شرعی حیثیت کے متعلق وضاحت کریں تاکہ ہم کسی تیجہ پر پہنچ سکیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی مسلمان کو بلاوجہ موردالزام نہیں ٹھہرایا جاسکتا، اگرکسی پر شک وشبہ ہو تو اسے ثابت کرنے کےلئے شریعت نے دوچیزوں کا اعتبار کیا ہے۔ ایک یہ کہ ملزم خود اقرار جرم کرے، یا اس کے جرم کو ثابت کرنے کےلئے دو گواہ پیش کئے جائیں۔ اگر ملزم کی طرف سے اقرار جرم نہ ہو اور نہ ہی اس کے خلاف دو گواہ پیش کئے جاسکیں تو ملزم قسم اٹھا کر اپنے الزام سے بری ہوسکتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مدعی پر دلیل پیش کرنا لازم ہے اور قسم وہ اٹھائے گا جس نے انکار کیا۔'' [بیہقی، ص: ۲۵۲، ج۱۰]

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اورایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جھگڑا لے کرگئے۔ آپ نے فرمایا: ''تجھے ثبوت جرم کےلئے دو گواہ پیش کرنا ہوں گے یا پھر مدعا علیہ سے قسم لی جائے گی۔'' [صحیح بخاری، الشہادات: ۲۶۶۹]

صورت مسئولہ میں مدعیان کےلئے ضروری ہے کہ وہ اس بات پر گواہ پیش کریں کہ واقعی فلاں لوگوں نے فائرنگ کی ہے۔ آرمی کے سراغ رسانی کے کتوں کے ذریعے جرم ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ انہیں صرف گواہی کی تائید میں پیش کیا جاسکتا ہے، کیونکہ ان کتوں کے سونگھنے کی قوت اگرچہ بہت تیز ہوتی ہے، تاہم بعض اوقات ان سے خطا ممکن ہے۔ ایسے واقعات بھی ہمارے سامنے ہیں کہ سراغ رسانی کےکتے تھک ہانپ کر ایک جگہ بیٹھ گئے۔ فوجی حضرات نے جہاں بیٹھے تھے انہیں کو جرم میں دھر لیا، لہٰذا کتوں وغیرہ سے جرم ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ عدالتیں اورپولیس انہیں تسلیم نہیں کرتے۔ اگر جرم ثابت نہ ہو تو ملزموں سے قسم لی جائے گی اگرچہ ان کی ثقاہت مجروح ہی کیوں نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک شخص قتل ہوا، مقتول کے ورثا نے یہود پر الزام لگایا کیونکہ ان کے علاقہ میں مقتول پایا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تم اس پر گواہ پیش کرو کہ واقعی انہوں نے قتل کیا ہے یا پھر یہودیوں میں سے پچاس آدمی قسم اٹھا کر اس الزام سے بری ہوجائیں گے۔'' انہوں نے کہا کہ یہود کی قسم کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقتول کی دیت بیت المال سے ادا کردی تاکہ مسلمان کا خون ضائع نہ ہو۔ [صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۲۷۰۲]

لیکن ملزمان کی بجائے دوسروں سے قسم لینا اس کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ دوسرے آدمی ان سے قسم لے کر ان کی طرف سے صفائی دے سکتے ہیں لیکن ان کی جگہ پر وہ قسم اٹھائیں اس کا ثبوت محل نظر ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:465